مولانا محمد سرفراز خان صفدر کی تفسیر "ذخیرۃ الجنان" کا منہج واسلوب

Maulana Muhammad Sarfraz Khan Safdar's commentary on the style of the collection

Riaz Ahmed Khan
Research scholar Deptt of Quran wa Sunnah
Federal Urdu University Karachi
Email: riazbinmumtaz@gmail.com

Dr. Muhammad Naseer
Assistant Professor Deptt of Islamic studies & Arabic
Gomal University D.I. Khan
Email: m.naseer 7119@gmail.com

ABSTRACT

The correct practical manifestation of the status and rank attained by those fortunate individuals who are associated with the teachings and studies of the Qur'an will only be found in the hereafter. In this successful journey, there was also a fragrance of Sir Syed and the teacher of the Ahl-e-Sunnat, Hazrat Maulana Muhammad Sarfraz Khan Safdar, who along with thousands of people, lit up the torch of Quranic knowledge and understanding and went on this journey with righteousness. May you continue to impart the teachings and spread the guidance of the Quran and wisdom throughout your life. Zakheratul Jinan is the Urdu translation of the Punjabi language Quranic commentary by Maulana Muhammad Sarfraz Khan Safdar. These lectures were delivered in the public after Fajr prayer at the Ghagar Mosque and were subsequently translated from Punjabi to Urdu. To date, 21 volumes of this valuable commentary have been published. The method of teaching this commentary is to first recite a few verses from the Quran, followed by their translation and interpretation, and your approach to teaching this commentary is similar. Often, to explain the relationship and meanings of Quranic chapters, topics, and verses, people refer to the eloquent language of Hazrat Hussain Ali in his book "Bilugat ul Heran Fi Tafsir Ayatul Quran," or the Tafsir al-Kabir of Imam Razi, or the Tafsir Bayan ul Quran of Hazrat Thanwi. These works are cited to provide references and clarify the meanings of Quranic verses and their context. In Quranic exegesis, special emphasis is placed on understanding the specific meanings and contexts of Quranic verses. In addition to relying on the Quran itself, Allah also granted some individuals a special gift and taste in understanding the Quran, which is reflected in their commentary through Quran and Hadith. When interpreting the Quran, the opinions and perspectives of the companions of the Prophet (SAW) are also considered and taken into account.

Keywords: Ilm-e-Tfseer Qur'an and Sunnah, Zakheratul Jinan, Style

قرآن حکیم کی درس وتدریس سے وابستہ ہو جانے والے خوش قسمت افراد کے مقام ومرتبہ کا صحیح صحیح عملی اظہار تو دار الجزاء ہی میں ہو گا جب وہ الحمدللہ الذی اذھب عنا الحزن (شکر ہے اس خدائے پاک کا جس نے ہر قسم کا غم ہم سے دور کر دیا) کی تلاوت کرتے ہوئے رحمت خداوندی کے سایہ میں، خراماں خراماں جنت کے درجات

عالیہ کی طرف محو پرواز ہوں گے۔ وہ کیسا دلنشین منظر ہو گا جب خدائے رحمن کی زبان سے "سلام قولا من رب رحیم" (۱) کے رسیلے الفاظ ان کے کانوں میں رس گھول رہے ہوں گے اور فرشتے قطار در قطار کھڑے ہو کر ان کو "سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین" (۲) کے الفاظ سے سلام پیش کر رہے ہوں گے۔ یہ وہی خوش قسمت لوگ ہیں جن کی زبان تلاوت کلام پاک سے تر رہتی ہے، جن کی سوچ قرآن حکیم کے بحر ذخار میں غوطہ زن ہو کر حکمت و دانش کے موتی چن کر امت میں تقسیم کرتی ہے اور گم کردہ راہ انسانیت کے لیے روشن راہوں کا تعین کرتی ہے، جن کے شب و روز کے اعمال قرآنی تعلیمات کے سانچے میں ڈھل کر آسمان ہدایت پر مہر تاباں بن کر چمکتے ہیں، جو زندہ جاوید لوگوں کی جماعت میں شامل ہو کر تادم واپسیں اپنے نقوش کا پتہ ان الفاظ میں بتا رہے ہوتے ہیں: "لوگو! ہمارے انتقال کے بعد ہمیں قبروں میں مت تلاش کرنا، ہم علم کے دلوں میں بسیرا کریں گے"۔ (۳)

موت کو سمجھے ہے غافل اختتام زندگی
ہے یہ شام زندگی صبح دوام زندگی

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم "العلماء ورثۃ الانبیاء" کے مطابقت تا قیام قیامت علماء حق کی ایک جماعت کا وجود ضروری و ناگزیر ہے جو نسل انسانی کی اعتقادی اصلاح اور فکری نشو نما کے لیے جدوجہد کرتی رہے، اور انبیاء کرام علیہ السلام کی وراثت علمی کی تقسیم کے لیے اپنی تمام جسمانی توانائیاں اور علمی و فکری صلاحیتیں صرف کر دے، کیونکہ خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت ختم ہونے کی بنا پر تمام تر تبلیغی ذمے داریاں علماء حق کے کندھوں پر ہیں، اور علماء حق نے اپنی ان شرعی اور ملی ذمہ داریوں کو کماحقہ، نبھا کر امت مسلمہ پر جو احسان عظیم کیا ہے وہ تاریخ اسلامی کا ایک روشن اور سنہری باب ہے علماء حق کے اس مقدس قافلہ علم و عمل کا یوں تو ہر فرد گوہر یکتا کی حیثیت رکھتا ہے لیکن اس کارواں زہد اتقا کے کچھ میر کارواں ایسے بھی گزرے ہیں جو دین و ملت کے لیے اپنی ذات میں انجمن دادارہ تھے، ان کی تقریری و تحریری اور دینی و ملی خدمات اس قدر ہیں کہ ان پیش نظر بآسانی یہ فیصلہ کرنا محال ہے کہ یہ خدمات فرد کی ہیں یا جماعت کی (۴)

اسی باکمال قافلہ کے ایک راہ رو، سیدی واستاذی، امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ بھی تھے جو لاکھوں قلوب میں قرآنی علوم و معارف کی شمع روشن کرتے ہوئے اسی قافلہ حق کے ساتھ جا ملے۔ ذیل میں ہم اجمالاً حضرت شیخؒ کی ان خدمات جلیلہ کا ذکر نا چاہتے ہیں جو آپ زندگی بھر قرآن حکیم کی تعلیم اور نشر و اشاعت کے سلسلہ میں انجام دیتے رہے۔ (۵)

ذخیرۃ الجنان اور اس کا تعارف

شیخ التفسیر، امام اہل سنت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر ہے گکھڑی کی مسجد میں نماز فجر کے بعد عوامی سطح پر دیئے جانے والے درس قرآن کو پنجابی زبان سے اردو میں منتقل کیا گیا ہے اب تک اس کی ۲۱ جلدیں آچکی ہیں باقی پر کام جاری ہے۔ پہلی جلد سورۃ الفاتحہ اور البقرہ پر مشتمل ہے اور ۴۱۶ صفحات پر محیط ہے آغاز مولانا کے پیش لفظ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی ان کی ہی زبانی، اور فہرست تفسیر جلد اول ہے پھر سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے جو سات اوراق پر مشتمل ہے چونکہ یہ درسی تفسیر ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے افادات ہیں لہٰذا تفسیر میں بھی اسی کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے پہلے چند آیات کی تلاوت ہے پھر اس کے بس کے بعد لفظ بلفظ ترجمہ تفسیر ہے جہاں ضرورت ہوئی اس کی تفصیلی تفسیر بھی ہے باطل پر رد بھی ہے احادیث کے ساتھ استدلال بھی ہے اور فقہاء کرام کی تفصیلی موشگافیاں بھی ہیں قرآن کریم کا درس دینے والوں کے لیے ایک بہترین نعمت ہے آسان بھی ہے میرے خیال میں جب مکمل تفسیر ہاتھوں میں آجائیگی تو پھر علماء کرام کو دوسری تفسیروں کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس تفسیر میں وہ سب کچھ موجود ہے جو مدرسین قرآن پاک کو ضرورت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن پاک کی تفسیر کا ایسا فہم اور پاکیزہ ذوق وشوق عطا فرمایا تھا جس کی وجہ سے کہنہ مشق اور مدرس علماء اور منتہی طلبہ آپ کے دورۂ تفسیر میں چہار طرف سے کھینچے چلے آتے تھے اپنے درس میں متقدمین ومتاخرین اصحاب علم کی بلند پایہ علمی تفاسیر کی روشنی میں قرآنی آیات کی تشریح وتوضیح فرمایا کرتے تھے حضرت شیخ کے صاحبزادہ مولانا زاہد الراشدی لکھتے ہیں "حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے درس قرآن کے چار چار الگ الگ حلقے رہے ہیں ایک درس بالکل عوامی سطح کا تھا جو صبح نماز فجر کے بعد مسجد میں ٹھیٹھ پنجابی زبان میں ہوتا تھا۔ دوسرا حلقہ گورنمنٹ نارمل سکول گکھڑی میں جدید تعلیم یافتہ حضرات کے لیے تھا جو سالہاسال جاری رہا۔ تیسرا حلقہ مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ میں متوسطہ اور منتہی طلبہ کے لیے ہوتا تھا اور دو سال میں مکمل ہوتا تھا۔ اور چوتھا مدرسہ نصرت العلوم میں ۱۹۷۶ھ کے بعد سے شعبان اور رمضان کی تعطیلات کے دوران دورۂ تفسیر کی طرز پر تھا جو پچیس برس پابندی سے ہوتا رہا۔ ان چار حلقہ ہائے درس کا اپنا اپنا رنگ تھا(۶) احکام القرآن، تفسیر ابن جریر، تفسیر کبیر، البحر المحیط، ابن کثیر، روح المعانی، بیضاوی، تفسیر مظہری، تفسیر عزیزی، جلالین، جمل، معالم التنزیل، مدارک، کشاف، ابو سعود اور بیان القرآن کے حوالے بار بار دیتے۔

قرآن پاک کی تفہیم کے لیے آپ لغات القرآن (مولانا عبد الرشید نعمانی رحمۃ اللہ علیہ) تاریخ ارض القرآن (مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ، قصص القرآن (مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ) کے مطالعہ کی خاص کر تلقین فرماتے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قرآنی علوم و معارف سے کس قدر شغف تھا اس کا ایک واقعہ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سن لیجئے۔ فرماتے ہیں

سورۃ الاعراف آیت ۸۵ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: والی مدین اخاھم شعیبا، قال یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ، قد جاءتکم بینۃ من ربکم "یعنی (اور اہل مدین کی طرف سے ہم نے ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا انہوں نے فرمایا: اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جس کے سوا تمہارا کوئی الہ نہیں ہے تحقیق تمہارے پاس تمہارے رب کی طرب سے واضح دلیل آچکی ہے) حضرت شیخ فرماتے ہیں "بینۃ" کا معنی معجزہ ہے اور اکثر پیغمبروں کے معجزے قرآن مجید میں مذکور ہیں لیکن حضرت شعیب کا معجزہ صراحت کے ساتھ قرآن میں مذکور نہیں ہے۔ اب اس فرمان میں "بینۃ" سے مراد تو معجزہ ہی ہے لیکن کونسا معجزہ؟ میں تقریبا تیس سال تلاش کرتا رہا اور پھر طویل جدوجہد کے بعد مجھے "بدائع الظھور فی وقائع الدھور" نامی کتاب میں اس سوال کا جواب ملا کہ حضرت شعیب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کونسا معجزہ عطا فرمایا تھا۔ "بدائع الظھور" میں ہے کہ قوم شعیب علیہ السلام نے کہا: اے شعیب! اگر ہمارے یہ بت تمہاری دعوت کی تصدیق کریں تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تمہارے منہ سے نکلا ہوا مطالبہ پورا کر دیں تو کیا تم واقعی ایمان لے آؤ گے؟ وہ بولے کیوں نہیں، چنانچہ لوگوں کے بھرے مجمع میں حضرت شعیب علیہ السلام بتوں کے پاس تشریف لے گئے اور بتوں سےمخاطب ہو کر فرمایا: کہ تم کیا کہتے ہو اس دعوت کے متعلق جو میں انہیں پہنچاتا ہوں؟ (یعنی اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرو اس کے کساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور میں اللہ کا رسول ہوں) اللہ تعالیٰ نے ان بتوں کو قوت گویائی عطا فرمائی اور بتوں نے بلند آواز سے کہا "لا الہ الا اللہ وانت رسول ربنا" (۷)

کسی قرآنی لفظ کے صحیح مفہوم اور مصداق کی تلاش میں تیس تیس سال سرگرداں رہنا قرآنی علوم و معارف سے آپ کے خصوصی شغف کا نتیجہ ہی تھا۔

ذخیرۃ الجنان کا منہج و اسلوب۔

ا۔ ربط

قرآن مجید میں ربط سے متعلق آغاز ہی میں مفسرین کے دو مسلکوں کا ذکر یوں فرماتے تھے "اس میں اختلاف ہے کہ قرآن کریم میں ربط ہے یا نہیں۔ مفسرین کرام کا ایک طبقہ کہتا ہے کہ قرآن کریم میں کوئی ربط نہیں یہ شاہی حکم ہے اور بادشاہوں کے حالات کے مناسب ان کو حکم دے گا ان میں کسی ربط کی ضرورت نہیں۔ اسی

طرح قرآن میں کہیں حکم ہو گا کہ نماز قائم کرو، کہیں یہ ہو گا کہ جہاد کرو، کہیں یہ کہا جائے گا والدین کی اطاعت کرو، یہ بھی شاہی حکم ہے۔

دوسرا طبقہ کہتا ہے کہ بے شک شاہی حکم ہے لیکن اس کے ساتھ ربط بھی ہے۔ قرآن کریم کے تمام علوم میں ربط سب سے زیادہ مشکل ہے اس ربط کے متعلق جن حضرات نے کوشش کی ہے ان میں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ علامہ ابوالسعود محمد بن محمد ابن عمادی رحمۃ اللہ علیہ متاخرین میں سے حضرت حقانی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے مرشد حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ حضرات قرآن پاک کے ربط کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ قرآنی سورتوں، قرآنی مضامین اور رکوعات کے مابین ربط واضح کرنے کے لیے اکثر حضرت حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کی "بلغۃ الحیران فی ربط آیات القرآن" یا امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر کبیر یا حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر "بیان القرآن" سے حوالہ نقل فرماتے تھے جبکہ کبھی کبھار اپنے ذوق کے مطابق بھی ربط بیان فرمادیتے تھے اس ضمن میں مثال ملاحظہ ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان، فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون۔ (۸)

ترجمہ: اور جب تجھ سے پوچھیں میرے بندے میرے بارے میں، سو میں قریب ہوں۔ قبول کرتا ہوں، مانگنے والے کی دعا کو، جب وہ مجھ سے مانگے۔ تو چاہیے کہ وہ حکم مانیں میرا، اور یقین لائیں مجھ پر تا کہ نیک راہ پائیں۔

اس آیت کے ماقبل اور مابعد روزوں کے مسائل ہیں ذہن میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ روزوں کے مسائل میں دعا اور پکار کا مسئلہ درمیان میں کیوں مذکور ہے؟ اس کا روزوں سے کیا ربط ہے؟ میں نے اس کا ربط کسی تفسیر میں تو نہیں پڑھا، اپنی طرف سے عرض کرتا ہوں۔ ان یکن صوابا فمن اللہ والا فمنی و من الشیطان، بعض علاقوں میں ماہ رمضان میں بعض لوگ چلا چلا کر ذکر اور دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے روزوں کے مسائل میں آہستہ آواز سے ذکر اور دعا کے متعلق اشارہ فرما کر اس حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ "خیر الذکر الخفی" بہترین ذکر وہی ہے جو آہستہ آواز سے ہو۔ (۹)

شان نزول:

آپ مختلف قرآنی آیات اور واقعات کا شان نزول بھی بیان فرماتے ہیں اس ضمن میں آپ آیات سے استشہاد فرماتے ہیں۔

تفسیری ماخذ کی روشنی میں قرآن کی تفسیر:

قرآن کی تفسیر میں تفسیری ماخذ کا بطور خاص خیال فرماتے ہیں تفسیری ماخذ کی روشنی میں تفسیر کا خصوصی ذوق رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

(الف)۔ تفسیر القرآن بالقرآن:

قرآن کی تفسیر میں ایک بنیادی اصول "تفسیر القرآن بالقرآن" ہے مولانا صفدر رحمۃ اللہ علیہ کو اس بنیادی اصول تفسیر میں خصوصی ملکہ اور صلاحیت حاصل تھی۔ جو بات بعض مفسرین نے قرآن کے بعض مقامات کی تشریح و تفسیر میں کئی صفحات میں واضح فرمائی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ وہی بات نہایت اختصار اور اجمال کے ساتھ چند جملوں میں بیان فرماتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے۔

ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم و علی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم۔(۱۰)

ترجمہ: مہر لگادی اللہ نے ان کے دلوں پر، اور ان کے کانوں پر، اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں بعض لوگوں نے بلاوجہ جبر و قدر کی بحث چھڑی ہے کہتے ہیں کہ ان بے چاروں کا کیا قصور جو مجبور محض ہے جب اللہ نے فرمادیا کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے تو وہ ایمان کیوں کر لاسکتے ہیں؟ اس ضمن میں کئی لوگ فکری گمراہیوں کی وادی میں جاگرے۔ اکابر اہل علم اور نامور مفسرین نے ان کے شبہات و فکری گمراہی کے جوابات تفصیل سے دیئے۔

اس آیت سے پیدا ہونے والا شبہ کا کافی اور شافی جواب خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ۲۴ ویں پارہ سورۃ الم السجدہ میں دیا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے

' وقالوا قلوبنا فی اکنۃ مما تدعونا الیہ وفی اذاننا وقر ومن بیننا وبینک حجاب فاعمل اننا عاملون۔(۱۱)

ترجمہ: اور انہوں نے کہا کہ جس چیز کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے اس سے ہمارے دل پردوں میں ہیں اور ہمارے کان بہرے ہیں اور ہمارے اور تیرے درمیان ایک پردہ حائل ہے لہٰذا تم اپنا کام کئے جاؤ، ہم اپنا کام کئے جائیں۔

اب جن لوگوں نے اپنی چاہت و ارادے اپنے عمل سے اپنے دلوں پر پردے تسلیم اور پسند کئے ہیں کانوں میں ڈاٹیں دی ہیں، آنکھوں کے آگے پردے لٹکائے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے نولہ ماتولی، جدھر کوئی جانا چاہتا ہے ہم ادھر ہی بھیج دیتے ہیں۔ جب وہ اس حالت پر راضی ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا کہ اگر تم اسی حالت پر راضی وخوش ہو تو پھر ہمارا فیصلہ بھی تمہاری چاہت کے مطابق یہی ہے۔(۱۲)

تفسیر القرآن بالقرآن کے ضمن میں ایک اور مثال بھی ملاحظہ فرمائیں!

ارشاد باری تعالیٰ ہے "وقال نوح رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا، انک ان تذرھم یضلوا اعبادک ولا یلدوا الا فاجرا کفارا۔(۱۳)

ترجمہ: (حضرت) نوح نے عرض کی کہ اے میرے رب! کافروں میں سے کوئی بھی اس زمین پر گھرانہ ؟؟؟ چھوڑ۔ اگر تو نے انہیں چھوڑ دیا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان سے جو اولاد ہو گی وہ بھی بد کردار اور سخت کافر ہو گی۔

ان آیات سے بظاہر معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام عالم ماکان ومایکون" تھے۔ اسی لیے تو بعض اہل بدعت نے اس آیت سے حضرت کے عالم ماکان ومایکون ہونے پر استدلال کیا ہے۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ ان کے اصل حل استدلال کا جواب یوں دیتے ہیں۔

' ' اصل میں تفسیر القرآن بالقرآن کا اصول چھوڑنے کی وجہ سے بعض لوگوں نے اس آیت کے سمجھنے میں سخت غلطی کی ہے سورہ ھود کی آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے جو قوم کے لیے بد دعا فرمائی تھی وہ اس فرمان الٰہی کے بعد تھی کہ تیری قوم میں سے کوئی بھی ایمان نہیں لائے گا۔

واوحی الی نوح انہ لن یومن من قومک الا من قد اٰمن فلا تبتئس بما کانوا یفعلون۔(۱۴)

ترجمہ: اور البتہ حضرت نوح کی طرف سے یہ حکم بھیجا گیا کہ اب ہر گز ایمان نہ لائے گا تیری قوم سے کوئی مگر جو ایمان لا چکا۔ سو غمگین نہ ہو ان کاموں پر جو وہ کر رہے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوح نے قوم کی تباہی اور ہلاکت کی دعا اس وقت مانگی تھی جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو یہ پیغام مل چکا تھا کہ اب آئندہ تیر یقوم سے کوئی ایمان نہ لائے گا۔"(۱۵)

(ب) تفسیر القرآن بالحدیث:

تفسیر القرآن بالقرآن کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تفسیر بالحدیث میں بھی خصوصی ملکہ اور ذوق عطا فرمایا ہے۔ تفسیر القرآن بالحدیث کی مثال ملاحظہ فرمائیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قل ان کان آبائکم وابنائکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ، واللہ لایھدی القوم الفاسقین۔(۱۶)

ترجمہ: (اے نبی) کہہ دیجئے اگر تمہیں اپنے باپ، اپنے بیٹے، اپنے بھائی، اپنی بیویاں، اپنے کنبے والے اور اپنے اموال، جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے مندا پڑ جانے پر تم ڈرتے ہو اور تمہارے وہ مکان جو تمہیں پسند ہیں اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔ تو انتظار کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ اپنا حکم لے آئے اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حتی یاتی اللہ بامرہ" سے کیا مراد ہے؟ اس مفہوم کو سمجھنے کے لیے ابو داؤد، نسائی، مسند احمد، الجامع الصغیر للسیوطی، اور موارد الظمأن میں مذکورہ ایک حدیث ہمیشہ پیش نظر رہی۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

' اذا تبایعتم بالعینۃ واخذتم باذناب البقر ورضیتم بالزرع وترکتم الجھاد سلط اللہ علیکم ذلا لاینزعہ حتی ترجعوا الی دینکم "(۱۷)

ترجمہ: جب تم خرید وفروخت کے کام میں مصروف ہو جاؤ گے جانوروں ہی کی دیکھ بھال میں لگ جاؤ گے اور تم کھیتی باڑی میں مصروف ہو جاؤ گے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد چھوڑو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا اس ذلت کو تم سے نہیں ہٹائے گا جب تک کہ تم اس اپنے دین کی طرف واپس نہ لوٹ آؤ۔"

اس حدیث مبارکہ نے "حتی یاتی اللہ بامرہ" کے مفہوم کو واضح فرمادیا ہے کہ اس سے مراد ذلت پر مسلط ہونا ہے اور اس ذلت کو اس وقت تک نہیں ٹالا جاسکتا جب تک دین کی طرف رجوع نہ کیا جائے۔"(۱۸)

(ج) تفسیر القرآن باقوال الصحابہ:

تفسیر القرآن باقوال الصحابہ کے تحت آپ ﷺ اکثر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے تفسیری اقوال نقل فرماتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ تابعین کرام رحمۃ اللہ علیہم تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم مفسرین، فقہاء، محدثین اور متکلمین کے اقوال وارشادات موقع ومحل کے مطابق نقل فرماتے ہیں۔ ائمہ لغت کے اقوال وارشادات سے بھی استدلال کرتے ہیں صرفی ونحوی ابحاث اور جغرافیائی مقامات کی وضاحت فرماتے ہیں، شاذ اور مردود اقوال کی نشان دہی کرتے ہیں جہاں تعامل سنت، تعامل صحابہ رضی اللہ عنہم اور تعامل امت سے استشہاد کرتے ہیں وہیں شاذ اور مردود تفسیری اقوال کا بھرپور علمی تعاقب کرتے ہوئے احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں اس ضمن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مفتی نعیم

الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے تفسیری حواش پر ’’تنقید متین بر تفسیر نعیم الدین‘‘ کے نام سے ایک کتاب تحریر فرمائی جس میں ان کے تحریر کردہ بعض غلط تفسیری حواشی کا قرآن وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ لیتے ہوئے درست موقف کو واضح فرمایا۔ کیونکہ مولانا احمد رضا خان بریلوی نے ترجمہ میں جتنی غلطیاں کی ہیں وہ کسی اور نے نہیں کی ہیں جن فرق باطلہ نے اپنے غلط عقائد کو قرآنی آیات کے دامن میں پناہ دے کر درست ثابت کرنے کی کوشش کی ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے غلط عقائد و نظریات کو عقلی دلائل کے ذریعے رد فرمایا ہے۔

اس تفسیر میں موجود بدعات ورسومات کی خوب خبر لی گئی ہے۔

تفسیر القرآن کے بیان میں آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے خاص انداز سے قریب المعنی الفاظ کے فرق کو بیان فرماتے ہیں مثلا تفسیر اور تاویل میں فرق کے ضمن میں ’’کلاھما بمعنی واحد‘‘ فرماتے ہیں:

امام ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں تفسیر فسر سے ہے جس کا معنی قطع قطعیت اور یقین کے ہیں اور تاویل ترجیع احد المحتملات ہے۔ اگر ترجیح وزنی دلیل سے ہے تو تفسیر صحیح ہے ورنہ تفسیر بالرائے ہو گی۔ (۱۹)

آسماء الرجال پر آپ کی گہری نظر ہے بعض بڑے مغالطے اشاروں میں حل فرمادیتے ہیں مثلا فرماتے ہیں:

’’فلما اتاھم من فضلہ بخلوا بہ‘‘(۲۰)

کی تفسیر میں کئی حضرات ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کو لائے ہیں حالانکہ یہ بدری صحابی ہیں اور بعض اس پر اعتراض کرکے اس واقعہ ہی کو غلط قرار دیتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دونوں باتیں درست نہیں، ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ بدری صحابی منافق نہیں تھے ایک اور ثعلبہ تھا جو منافق تھا۔ یہ آیت اسی کے متعلق ہے اور زکوٰۃ پر ’’انما اخت جزیۃ‘‘ اسی ثعلبہ بن حاطب کا قول ہے علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اس پر مغالطہ لگا ہے۔ (۲۱)

دورۂ تفسیر۔

کئی جگہ تفسیر کے نام پر محض چند مسائل پڑھائے جاتے ہیں مگر شیخ الحدیث پورا قرآن مجید پڑھاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مسائل پر جہاں ضرورت زیادہ ہو تو تفصیلی بات کرتے تھے ورنہ اجمالی بیان پر اکتفا کرتے تھے۔ آپ کے مطالعہ کا اجمال ہوتا اور تفصیل کے لیے اپنی مؤلفات یا اکابر کی تالیفات کی نشاندہی فرمادیتے۔

مثلا عقیدہ حیاۃ الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور حیات شہداء پر سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۵۴ ’’ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات، بل احیاء ولکن لاتشعرون‘‘ (اور لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوں ان کو مردہ نہ کہو

دراصل وہ زندہ ہیں مگر تم کو (ان کی زندگی کا احساس نہیں ہوتا) میں مسئلہ موتی پر سورۃ الروم کی آیت ۵۲ ’فانک لاتسمع الموتی‘‘ (اے پیغمبر! تم مردوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتے) میں، مسئلہ تقلید پر سورۃ انبیاء آیت نمبر ۷ ’’فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون‘‘ (پس اگر تمہیں خود علم نہیں ہے تو نصیحت کا علم رکھنے والوں سے پوچھ لو) میں بیان فرماتے تھے۔

مسئلہ وسیلہ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۸۹ ’’وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا‘‘ (یعنی یہودیوں کا طرز عمل دیکھو) باوجودیکہ یہ خود شروع میں کافروں (یعنی بت پرستوں) کے خلاف (اس کتاب کے حوالے سے) اللہ سے فتح کی دعائیں مانگا کرتے تھے) میں، بیان فرماتے تھے جبکہ مسئلہ استشفاء، عقیدہ عذاب وثواب قبر للجسد بتعلق روح کو سورۃ الزمر آیت نمبر

۴۲ ’’اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضی علیھا الموت‘‘

(یعنی اللہ تمام روحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرلیتا ہے اور جن کو ابھی موت نہیں آئی ہوتی، ان کو بھی ان کی نیند کی حالت میں (قبض کرلیتا ہے) میں بیان فرماتے ہیں۔ (۲۲)

ان کے درس میں قرآنی مضامین کے باہمی ربط کو واضح کرنے کا بھی اہتمام تھا اگرچہ آپ تفسیر میں مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے لیکن مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کے مخصوص تفسیری ذوق کو اختیار کرنے کی بجائے عمومی رنگ ہی کو اختیار فرماتے۔ ربط مضامین کو واضح کرنے کے لیے وہ دوسری تفسیروں کے علاوہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی ’’سبق الغایات فی نسق الآیات‘‘ اور بیان القرآن کا حوالہ دیتے۔ کمزور اور پر تکلف تاویل پر مبنی تفسیری آراء کی تردید بھی ان کے درس کا خاصہ ہوتی تھی مثلا

’’واذ اخذنا میثاقکم ورفعنا فوقکم الطور‘‘ (۲۳)

(اور وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تمہارے اوپر طور کو بلند کر دیا) میں آپ رحمۃ اللہ علیہ مودودی صاحب کی تفسیر کا ذکر کرتے ہیں کہ: یہ پہاڑ حقیقتا اپنی جگہ سے بلند نہیں کیا گیا بلکہ بنی اسرائیل کو صرف ڈرایا گیا تھا کہ دیکھو، اگر نہیں مانو گے تو یہ پہاڑ تم پر گرا دیا جائے گا‘‘ (۱۶۲) پھر جواب میں فرماتے ہیں

’’کہ اگر یہ مراد ہے تو واذ نتقنا الجبل فوقھم کانہ ظلۃ وظنوا انہ واقع بھم‘‘ (۲۴)

ور (یاد کرو) جب ہم نے پہاڑ کو ان کے اوپر اس طرح اٹھا دیا جیسے وہ کوئی سائبان ہو اور انہیں یہ گمان ہو گیا تھا کہ وہ ان کے اوپر گرنے ہی والا ہے) کا کیا مطلب ہے؟ جہاں صاف طور پر پہاڑ کو اپنی جگہ سے کھاڑنے اسے سائبان کی طرح ان کے سروں پر معلق کر دینے کا ذکر ہوا ہے۔ (۲۵)

اسی طرح سورۃ البقرہ کی آیت "فخذ اربعۃ من الطیر فصرھن الیک (۲۶)

(تو چار پرندے لے لو اور انہیں اپنے سے مانوس کر لو) کی تفسیر میں مولانا ابو الکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رائے بیان کرتے کہ ابراہیم علیہ السلام کو ان چار پرندوں کو ذبح کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا بلکہ یہ کہا گیا تھا کہ وہ ان پرندوں کو اپنے ساتھ مانوس کریں اور اس کے بعد ان میں سے ہر پرندے کو ایک ایک پہاڑ پر چھوڑ کر انہیں پکاریں تو یہ تیزی سے ان کے پاس پہنچ جائیں گے۔(۲۷)

پھر فرماتے کہ: مولانا نے یہاں ٹھوکر کھائی ہے اور ان کی یہ تاویل باطل ہے کیونکہ یہاں سیاق میں زیر بحث سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو کیسے زندہ کرتے ہیں جبکہ مولانا کی تاویل کی صورت میں اس واقعے کا احیائے موتی کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔(۲۸)

قرآن مجید کے مختلف نصوص سے گمراہ فرقوں کے استدلالات کا جواب بھی آپ اہتمام سے ذکر کرتے، مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"یبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (۲۹)

(ترجمہ: اے اولاد آدم اگر تمہارے پاس تم ہی میں سے کچھ پیغمبر آئیں جو تمہیں میری آیتیں پڑھ کر سنائیں تو جو لوگ تقویٰ اختیار کریں گے اور اپنی اصلاح کر لیں گے ان پر نہ کوئی خوف طاری ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

قادیانیوں نے اس آیت کریمہ سے اپنا کفریہ عقیدہ "اجرائے نبوت" ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ان کا طرز استدلال یہ ہے "اس ارشاد ربانی سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی آدم کے پاس پیغمبر آتے رہیں گے اور حکم بھی ہے کہ جب پیغمبر آئے تو اس پر ایمان لاؤ چنانچہ ہم بھی بنی آدم ہیں جب ہمارے پاس پیغمبر یعنی مرزا غلام احمد قادیانی آچکا ہے تو تم اس پر اس حکم خداوندی کے تحت ایمان کیوں نہ لائیں؟

اس باطل استدلال کا جواب امام اہل سنت کے الفاظ میں فرمائیں "اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں فرمایا تھا کہ اے بنی آدم! کہ تمہارے پاس پیغمبر آتے رہیں گے چنانچہ اس ارشاد کے مطابق پیغمبر تشریف لاتے رہے یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے "ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" (۳۰) (اور اس رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہے) کی بشارت سنائی، رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: میرا نام احمد بھی ہے محمد بھی ہے جب آپ ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (۳۱) یعنی "محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے

کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ﷺ ہیں) قرآن پاک کی اس نص قطعی سے معلوم ہوا کہ سلسلہ نبوت جاری نہیں ہے بلکہ آپ ﷺ پر ختم ہو چکا ہے۔ خاتم النبیین کی تشریح وتوضیح آپ ﷺ کے اس فرمان مبارکہ سے بھی ہوتی ہے "انا خاتم النبیین لا نبی بعدی"(۳۲)(میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں)۔

چنانچہ قادیانیوں کا یہ استدلال کہ "نبوت جاری ہے" بالکل باطل اور بے بنیاد ہے کیونکہ "اما یاتینکم رسل منکم" کا خطاب تو اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں فرمایا تھا، اس فرمان کے مطابق سلسلہ نبوت چلتا رہا اور آپ ﷺ پر آکر ختم ہو گیا۔"(۳۳)

حوالہ جات (References)

1-The Ayat Number 58 of Surah Yasin is:

سورہ یاسین:۵۸

2-The Ayat Number 54 of Surah Al-Anam is:

سورہ انعام:۵۴

-3-The Special adition "Mahnama Ash-Shariya Khososi Ishaat published in July 2009

ماھنامہ الشریعہ خصوصی اشاعت جولائی ۲۰۰۹

4-Zakhair al-Jinan fi fahmul ul-Quran volume 1

ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن ج۱

5-The Special adition "Mahnama Ash-Shariya Khososi Ishaat published in July 2009

ماھنامہ الشریعہ خصوصی اشاعت جولائی ۲۰۰۹

6-Zakhair al-Jinan fi fahmul ul-Quran volume 1

ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن ج۱

7- The Special adition "Mahnama Ash-Shariya Khososi Ishaat published in July 2009 Essay on the quranic and exegetical taste of Ahl al-sunnah

ماھنامہ الشریعہ خصوصی اشاعت جولائی ۲۰۰۹ مضمون امام اہلسنت کی قرآنی خدمات اور تفسیری ذوق 'مولانا محمد یوسف ص ۱۳

8- Ayat number 185 Surah Al Baqarah

سورہ البقرہ:۱۸۵

9- The Special adition "Mahnama Ash-Shariya Khososi Ishaat published in July 2009 P145

ماھنامہ الشریعہ خصوصی اشاعت جولائی ۲۰۰۹ ص ۱۴۵

:10- Ayat number 7 Surah Al Baqarah

سورہ البقرہ:۷

11- The Ayat Number 5 of Surah Ha Meem Sajda

حم سجدہ:۵

12- Tfseer Al – Jinan volume number 1 summary P 46 to 57

تفسیر الجنان ج ۱ خلاصہ ص ۴۶ تا ۵۷

سورہ نوح:۴۶ 13- The Ayat Number 46 of Surah Nooh :

سورہ ھود:۳۶ 14- The Ayat Number 36 of Surah Hood :

15- The Special adition "Mahnama Ash-Shariya Khososi Ishaat published in July 2009 Essay on the quranic and exegetical taste of Ahl al-sunnah

ماھنامہ الشریعہ خصوصی اشاعت جولائی ۲۰۰۹ مضمون امام اہلسنت چند یادیں چند تاثرات ص ۴۷۲ تا ۴۸۴

سورہ توبہ؛ 16- Al- Toba

17- Abu Dawood volume 2 p134

ابوداود ج ۲ ص ۱۳۴

p14718- Mahnama Ash-Shariya Khososi Ishaat published in July 2009

ماھنامہ الشریعہ خصوصی ایڈیشن جولائی ۲۰۰۹ ص ۱۴۷

9 p 476 to 484 19- Mahnama Ash-Shariya Khososi Ishaat published in July 200

ماھنامہ الشریعہ خصوصی ایڈیشن جولائی ۲۰۰۹ ص ۴۷۶ تا ۴۸۴

التوبہ:۷۶ 20- Al- Toba 76

P47921- Mahnama Ash-Shariya Khososi Ishaat published in July 2009

ماھنامہ الشریعہ خصوصی اشاعت جولائی ص ۴۷۹

P478 to 479 22- Mahnama Ash-Shariya Khososi Ishaat published in July 2009

ماھنامہ الشریعہ خصوصی ایڈیشن خصوصی اشاعت جولائی ۴۷۸ تا ۴۷۹

23- Ayat number 63 Surah Al Baqarah

سورہ البقرہ:۶۳

24 – Tafheem ul Quran volume 1 Ayat number 63

تفہیم القرآن ج:۱ آیت ۶۳

25- The Ayat Number 171 of Surah A'raf

سورہ الصف:۱۷۱

26-The Ayat number 460 Surah Al Baqarah

سورہ البقرہ:۴۶۰

27- Trjuman ul Quran volume 1 Ayat number 460 Surah Al Baqarah

ترجمان القرآن ج ۱ سورہ البقرہ:۴۶۰

28- Mahnama Ash-Shariya Khososi Ishaat published in July 2009 p360 ماھنامہ الشریعہ خصوصی

اشاعت جولائی ۲۰۰۹ ص ۳۶۰

29 - The Ayat Number 35 of Surah A'raf سورہ اعراف:۳۵

30 - Surah Al-Saf :سورہ الصف

31 - Surah Ahzab :سورہ احزاب

32- Abu Dawood Kitab al – Sunan, Tirmizi volume 2 p 54

ابوداود کتاب السنہ - ترمذی ج ۲ ص ۵۴

33- Mahnama Ash-Shariya Khososi Ishaat published in July 2009 p154 ماھنامہ الشریعہ خصوصی

اشاعت جولائی ۲۰۰۹ ص ۱۵۴